عقیقہ کا تربیتی پہلو-ایک تحقیقی جائزہ

Fostering Aspect of *Aqiqah*- An Exploratory Review

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Dr. Muhammad Latif Muthari
Department of Educational jurisprudence, Higher Education for jurisprudence Complex; MIU, Qum.
E-mail: latifmutahari83@yahoo.com

Abstract:
No doubt, the upbringing of a child begins from the moment of his birth. That is why, it is obligatoryin Islam for parents to pave the way for their happiness by all available means right from their birth. So, reciting *Adhan & Iqamah* for new born, giving him a good name and well nurturing is the duty of the parents.
Similarly, it is their duty to make efforts for the good education upbringing of the child so that he can adopt pure human qualities. In this regard, one of the things that Islam emphasis, is *Aqeeqah*, i.e, slaughtering an animal on a child's birth. Although this act is "*Mustahab*" (better, not obligatory), according to famous Shia and Ahl al-Sunnah jurists, it is "Wajib" (obligatory) according to Syed Murtaza and Ibn Junaid Al-Skafi.
Keeping in view the importance of this act, it seems the identification of its fostering impact is crucial. This paper examines the fostering aspect of *Aqeeqah*. The author has pointed out 13 fostering aspects of *Aqeeqah* in his research.

Keywords: Aqeeqah, Islamic Order, Mustahab, Upbringing.

خلاصہ

اس میں شک نہیں ہے کہ بچے کی پرورش اس کی پیدائش کے لمحے سے شروع ہو جاتی ہے۔ اس لیے اسلام میں والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنی پیدائش سے ہی تمام دستیاب ذرائع سے ان کی خوشی کی راہ ہموار کریں۔ للذا نوزائیدہ کے لیے اذان واقامت پڑھنا، اس کا اچھا نام رکھنا اور اچھی تربیت، والدین کا فرض ہے۔
اسی طرح ان کا فرض ہے کہ وہ بچے کی اچھی تعلیم وتربیت کے لیے کوشش کریں تاکہ وہ پاکیزہ انسانی صفات کو اپنا سکے۔ اس سلسلے میں اسلام جن چیزوں پر زور دیتا ہے، ان میں سے ایک عقیقہ ہے، یعنی بچے کی پیدائش پر جانور کو ذبح کرنا۔ اگرچہ یہ عمل مشہور شیعہ اور اہل السنة فقہاء کے نزدیک "مستحب" (بہتر، نہ لازمی) ہے، تاہم سید مرتضیٰ اور ابن جنید الاسکافی کے نزدیک یہ "واجب" ہے۔ اس عمل کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، ایسا لگتا ہے کہ اس کے تربیتی اثرات کی نشاندہی بہت ضروری ہے۔ اس مقالے میں عقیقہ کے تربیتی اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مقالہ نگار نے اپنی اس تحقیق میں عقیقہ کے 13 تربیتی اثرات بیان کیے ہیں۔

کلیدی کلمات: عقیقہ، شرعی حکم، مستحب موکد، تربیتی تجزیہ و تحلیل، تربیت فرزند۔

تعارف

فرزند اللہ تعالی کی طرف سے عطا شدہ ایک نعمت ہے جو پیدا ہونے پر اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لیے خوشی اور مسرت کا باعث بنتا ہے۔ تاہم، ساتویں دن بھیڑ کی قربانی ایک الٰہی اور پرانی سنت ہے، جسے عقیقہ سمجھا جاتا ہے جو بچوں سے مختلف قسم کی آفات اور بلاؤں کو دور کر دیتا ہے جس کی بنا پر والدین کو اس کی چیز کی تاکید کی گئی ہے۔
درحقیقت فرزند کے لئے عقیقہ کرنا مستحب موکد ہے جس کا ذکر بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ اس سے بچے سے آفات دور ہوں گے اور خداوند متعال بچے کی طرف توجہ کرے گا۔ یہاں تک کہ عقیقہ کرنا اہل سنت کے ہاں جیسے شافعی اور مالکی کے مطابق بھی مستحب ہے۔
بعض افراد کا خیال ہے کہ عقیقہ کرنا جاہلیت کے زمانے کی ایک ثقافت اور رسم ہے جسے دین اسلام نے بھی اس کے اجتماعی آثار کو مد نظر رکھتے ہوئے قبول کیا ہے جیسا کہ دین اسلام سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان کریں، لیکن قربانی کے وقت اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مقابلہ میں ایک بھیڑ بھیجا۔ لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ عقیقہ ایک پرانی رسم ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے چلی

آ رہی ہے اور زمانہ جاہلیت میں اس میں تبدیلیاں آئی ہیں۔

فقہی احکام کا تربیتی تحلیل و تجزیہ ایک ایسا موضوع ہے جو مستند اسلامی مآخذ یعنی قرآن و سنت، نیز استدلال اور تجربے سے استفادہ کرتے ہوئے، فقہ کے اسرار، حکمتوں، نتائج اور فقہی احکام کی تربیتی اثرات سے بحث کرتا ہے۔ حدود کے لحاظ سے فقہی احکام کی تربیتی تجزیے میں تربیتی موضوعات اور عمومی موضوعات دونوں شامل ہیں۔ کیونکہ فقہ ایک ایسا علم ہے جسے انسانی تعلیم کے مختلف شعبوں میں مؤثر طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے لیے آلات اور منابع کی ضرورت ہے، جن میں سب سے اہم آیات و روایات، عقل، اور بعض انسانی علوم جیسے علم نفسیات اور علم تعلیم و تربیت ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے ایک تربیتی موضوعات میں شرعی حکم اخذ کرنے میں مدد اور، تربیتی موضوعات میں ثانوی فقہی عنوانات کا تعین کرنا شامل ہیں۔

اسلامی علوم میں فقہ کو ایک خاص مقام اور وقار حاصل ہے، کیونکہ یہ علم ایک مسلمان شخص کی روزمرہ کی زندگی میں کاربردی اور عملی علم ہے، کیونکہ انسان کے تمام اعمال احکام خمسہ سے خالی نہیں ہے۔ دوسری طرف، تربیتی علوم بھی ایک عملی علم ہے جس میں ہر عمر اور زندگی کے دورانیے میں انسانی وجود کے تمام پہلوؤں کو شامل ہے۔ فقہ اور علوم تربیتی کے درمیان تعامل اور ہم آہنگی کے وسیع شعبے ہیں، اور ان شعبوں میں سے ایک فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل ہے۔ فقہ کا تربیتی تجزیہ و تحلیل اسلامی تعلیم و تربیت میں ایک نیا شعبہ ہے جس کے لیے مختلف زاویوں اور جہتوں سے تحقیق کی ضرورت ہے۔

موجودہ اور گذشتہ فقہاء میں سے بعض حضرات نے بعض فقہی احکام کی تربیتی تحلیل و تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر شہید ثانی (رہ) حضانت کودک کے بحث میں بچہ کے سرپرست کے ثقہ ہونے کی ضرورت اور فاسق شخص کے سرپرستی کے عدم جواز پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فاسق شخص کی سرپرستی جائز نہیں ہے اور یہ استدلال اور تجزیہ کرتا ہے کہ فاسق کے لیے بچے کی پرورش جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے عدم خیانت کے حوالے اطمینان حاصل نہیں ہے اور بچہ کی سرپرستی کے لئے اس کا فائدہ بھی نہیں ہے کیونکہ بچہ اس کے برتاو کے مطابق پروان چڑھتا ہے اور اسی کے اعمال سے ہی متاثر ہوتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ خالی زمین کی مانند ہے جو اس میں رکھی ہوئی چیز کو قبول کرلیتی ہے۔[1]

علامہ حلی (رہ) والدین کو سات سال کی عمر میں بچوں کو احکام سکھانے اور دس سال کی عمر میں مزید تاکید کرتے ہوئے کچھ اس طرح تحلیل کرتے ہیں: جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کے والد پر لازم ہے کہ وہ اسے طہارت، باجماعت نماز اور اس میں حاضری کی تعلیم دے تاکہ وہ ان کا عادی ہو جائے، کیونکہ اس عمر میں بچہ

ممیّز ہو جاتا ہے اور جب بچہ دس سال کا ہو جائے تو اسے ان احکام پر عمل کرنے پر مجبور بھی کیا جا سکتا ہے اگرچہ اس پر جب تک وہ بالغ نہ ہو نماز وغیرہ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح سے بچہ کی تعلیم و تربیت کرنے سے اس کے لئے سختی اور مشقت کا باعث نہیں بنتا بلکہ بالغ ہونے تک اس کی عادت بن جاتی ہے اور یہ گویا فرزند کے حق میں ایک قسم کا احسان اور لطف ہے۔[2]

مرحوم صاحب جواہر (رہ) سات سال کے بعد فرزند کی حضانت کے بحث میں تحلیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سات سالگی کے بعد اگر فرزند لڑکی ہے تو اس کی پرورش ماں کے پاس ہوگی اور اگر فرزند لڑکا ہے تو اس کی پرورش باپ کے پاس ہوگا کیونکہ تعلیم و تربیت کے اعتبار سے لڑکے کی تعلیم و تربیت کے لئے باپ اور لڑکی کی تعلیم و تربیت کے لئے ماں زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔[3]

ان میں سے بچے کے بارے میں مرحوم نراقی (رہ) کا تجزیہ و تحلیل زیادہ جامع ہے وہ اس تناظر میں لکھتے ہیں:

جب بچہ ممیّز ہو جائے تو اسے نماز، طہارت اور رمضان کے بعض ایام میں روزے رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، نیز اصول دین اور ہر وہ چیز جس کی اسے ضرورت ہو اس کی تعلیم دی جاتی ہے، کیونکہ جب بچہ بچپنے میں ہی اسلامی آداب اور احکامات پر شائستہ طریقہ سے عمل کرنے کے عادی ہوں تو بلوغ کے بعد یہ چیزیں بچے کے اندر ملکہ بن جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ ایک نیک اور صالح انسان بن جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر اس کی پرورش ہو جائے اور وہ بیہودہ اور غلط کاموں کے عادی ہو جائے تو بلوغ کے بعد ایک فاسق و فاجر انسان کی شکل میں معاشرے کا حصہ بن جائے گا اور اس سے ایسے ایسے کام سرزد ہوں گے جس کے نتیجہ میں اس کے والدین کی بدنامی ہو گی۔ لہٰذا ہر باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی نہ کرِے کیونکہ وہ خدا کی امانت ہے، اس کا دل پاک و پاکیزہ ہوتا ہے، اس کی روح کسی بھی کردار سے پاک ہے، اور اس میں نیکی اور بدی کو اختیار کرنے کی صلاحیت موجود ہے، اور یہ اس کے والدین ہیں جو اسے اچھے اور برے میں سے کسی ایک کی طرف مائل کرتے ہیں۔[4] یہ کچھ نمونے ذکر ہوئے ان میں فقہاء عظام نے مختلف تربیتی موضوعات میں اپنا تحلیل و تجزِیہ پیش کیا ہے۔

لغت میں عقیقہ سے مراد

"عقیقہ" "عق" کے مادہ سے ہے اور یہ نوزاد بچے کے سر کے بالوں کو کہتے ہیں جن کے ساتھ یہ نوزاد پیدا ہوا ہے، چاہے وہ انسانی بچہ ہو یا جانور، لیکن ابھی یہ اس جانور کا نام بن گیا ہے جسے کسی نومولود کی پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے۔[5]

عقیقہ، "عق" کے مادہ سے ہے جس کا مطلب کسی چیز کو پھاڑنا ہے۔ بچے کے بالوں کو بھی عقیقہ کہتے ہیں کیونکہ بالوں کی وجہ سے اس کے سر کی جلد پھٹ جاتی ہے۔

فقہی اصطلاح میں عقیقہ سے مراد

فقہاء کی ایک جماعت کے مطابق عقیقہ سے مراد بچے کی پیدائش کے وقت بکری کا ذبح کرنا ہے۔[6] بعض دیگر فقہاء کے مطابق عقیقہ سے مراد وہ جانور ہے جو بچے کی پیدائش کی خاطر ذبح کیا جاتا ہے چاہے بچہ لڑکا ہو یا لڑکی۔[7]

عقیقہ کی اہمیت

مشہور شیعہ فقہاء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے۔ امام خمینی (رہ) تحریر الوسیلہ میں لکھتے ہیں کہ عقیقہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیے مستحب موکد ہے۔(من المستحبات الأكيدة العقيقة للذكر و الأنثى....)[8] لیکن بعض فقہاء بشمول سید مرتضٰی (رہ) اور ابن جنید اسکافی (رہ)[9] کے نزدیک عقیقہ واجب ہے۔[10] بعض روایات کے مطابق عقیقہ واجب ہے جن میں سے بعض کی طرف ہم یہاں اشارہ کرتے ہیں:(عَنْ عَلِي بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ ع قَالَ: الْعَقِيقَةُ وَاجِبَةٌ إِذَا وُلِدَ لِلرَّجُلِ وَلَدٌ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يسَمِّيهُ مِنْ يوْمِهِ فَعَل)[11] راوی امام کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: عقیقہ واجب ہے، جب بھی کسی کے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے تو وہ اسی دن اس بچے کا نام انتخاب کر سکتا ہے۔(عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع »قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ أَ وَاجِبَةٌ هِي قَالَ نَعَمْ وَاجِبَة)[12] راوی نے امام صادق علیہ السلام سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا کیا عقیقہ واجب ہے؟ حضرت نے فرمایا ہاں واجب ہے۔(عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع »قَالَ: كُلُّ إِنْسَانٍ مُرْتَهَنٌ بِالْفِطْرَةِ وَ كُلُّ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِالْعَقِيقَة)[13] راوی امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ہر انسان رمضان المبارک کی فطرہ پر اور ہر نومولود اس کے عقیقہ پر منحصر ہے۔(عَنْ عُمَرَ بْنِ يزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع »قَالَ سَمِعْتُهُ يقُولُ كُلُّ امْرِئٍ مُرْتَهَنٌ يوْمَ الْقِيامَةِ بِعَقِيقَتِهِ وَ الْعَقِيقَةُ أَوْجَبُ مِنَ الْأُضْحِيةِ)[14] راوی امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ہر شخص اپنے عقیقہ پر منحصر ہے اور یہ عقیقہ قربانی سے زیادہ واجب ہے۔

مشہور فقہاء کے مطابق بچے کی پیدائش کے ساتویں دن ایک بکری ذبح کرنا مستحب ہے۔[15] بچے کو آفات سے بچانے کے لیے عقیقہ کرنا اور اس کا گوشت کم از کم دس لوگوں کو کھلانا چاہیے۔ مستحب ہے کہ ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے اور کسی وجہ یا بغیر کسی وجہ کے تاخیر کرنے سے عقیقہ ساقط نہیں ہوتا، بلکہ اگر اس کا عقیقہ نہ

ہو اور وہ بالغ ہو جائے تو اپنی طرف سے خود عقیقہ کرے، اور خود اپنی زندگی میں اپنا عقیقہ نہ کرے تو اس کی موت کے بعد اس کا عقیقہ کر سکتے ہیں اور ضروری ہے کہ عقیقہ اونٹ، گائے یا دنبے یا بکرے کا ہو۔ عقیقہ کا مناسب وقت ساتواں دن ہے اور اگر کسی وجہ سے ساتویں دن نہ کیا گیا تو اس کے بعد کیا جاتا ہے اور اگر اس شخص کے لیے نہ کیا گیا تو وہ شخص بلوغت کے بعد اپنے لیے عقیقہ کرتا ہے۔ بڑھاپے اور میت کا عقیقہ بھی مستحب ہے۔ عقیقہ کی قیمت میں صدقہ دینا عقیقہ کے لیے کافی نہیں ہے۔

حدیث میں مذکور ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ عقیقہ کے لیے جانور کی بہت تلاش کی ہے لیکن مل نہیں سکا پس آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اس کی قیمت صدقہ کر دی جائے آپ نے فرمایا: پھر تلاش کرو اور کہیں سے حاصل کرو کیونکہ حق تعالی خون بہانے اور کھانا کھلانے کو دوست رکھتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ امام (ع) سے پوچھا گیا کہ جو بچہ پیدائش کے ساتویں دن مر جائے تو کیا اس کا عقیقہ کرنا واجب ہے؟ فرمایا کہ اگر ظہر سے پہلے فوت ہو تو نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر ظہر کے بعد فوت ہو جائے تو اس کا عقیقہ کرنا چاہیے۔

عقیقہ کے روحانی اور معنوی اثرات کو دیکھتے ہوئے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے خود کو اس کا پابند سمجھا اور اپنی اولاد کو اس کے روحانی والٰہی فوائد سے مستفید کیا۔ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی سے جو روایات منقول ہوئی ہیں ان میں ارشاد ہے: «إِنَّ فَاطِمَةَ(س) عَقَّتْ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَينِ(ع) »[16] حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حسن و حسین (علیہما السلام) کا عقیقہ انجام دیا۔" اس معاملے کی طرف حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی خصوصی توجہ اور بچوں کی زندگی اور روح میں اس کی اہمیت اس وقت زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب ہم جانتے ہیں کہ اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین (علیہما السلام) کا عقیقہ کیا تھا، جیسا کہ روایت میں ذکر ہوا ہے: "سَمّٰی رَسُولُ اللهِ (صلی‌اللهعلیه‌وآله‌وسلّم) حَسَناً و حُسَیْناً (علیهما السلام) یَوْمَ سابِعِهِما وَعَقَّ عَنْهُما شاةً شاةً"[17] امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں دن حسن اور حسین علیہما السلام کا نام رکھا اور ان میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک گوسفند کا عقیقہ کیا۔

لیکن حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے بھی اپنی طرف سے عقیقہ انجام دیا۔ یہ بھی منقول ہے: «عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ(ص) عَنِ الْحَسَنِ بِيدِهِ »[18] پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے امام حسن (علیہ السلام) کا عقیقہ کیا" اس بنا پر شیخ حر عاملی نے کتاب وسائل الشیعہ میں ایک فرزند کے لئے متعدد عقیقہ کے جواز کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہیے کہ وہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو اسوہ قرار دیتے ہوئے اپنے بچوں کے جسمانی اور روحانی سلامتی کی خاطر سرمایہ گذاری کریں جو کہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے اور اپنی اولاد کی زندگی کا آغاز قرب الٰہی سے کریں۔

احادیث میں عقیقہ کی تاکید سے یہی بات سمجھ میں آتا ہے کہ اسلامی ثقافت میں عقیقہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور اس کے نتیجے میں بہت سے اچھے کام ہوتے ہیں۔ امام صادق علیہ السلام ایک روایت میں عقیقہ کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں: «كلُ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِالْعَقِيقَةِ»[19] اس روایت کے مطابق یہ کہا جا سکتا ہے کہ بچے کے جسمانی اور روحانی سلامتی اسی قربانی پر منحصر ہے۔ واضح رہے کہ اس معاملے میں جہاں تک احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی صرف بچوں کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ یعنی اگر کسی نے بچپنے میں عقیقہ انجام نہیں دیا ہو تب بھی اس کی صحت و سلامتی کا انحصار قربانی پر ہے۔ بعض اوقات کسی شخص کو تکلیفیں اور بیماریاں آتی ہیں جو بہت مسلسل اور پریشان کن ہوتی ہیں اور منطقی طور پر قابل قبول نہیں ہوتیں، اس کی ایک وجہ بچپن میں عقیقہ نہ کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: «إِنِّي وَ اللَّهِ مَا أَدْرِي كانَ أَبِي عَقَّ عَنِّي أَمْ لَا قَالَ فَأَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ(ع) فعَقَقْتُ عنْ نَفْسِي وَ أَنَا شَيخٌ»[20] میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ میرے والد نے میرا عقیقہ انجام دیا ہے یا نہیں؟ امام نے فرمایا: اپنے لیے عقیقہ کرو۔ میں نے اپنے لئے عقیقہ کیا جبکہ میں بوڑھا ہو چکا تھا۔ درحقیقت امام کا بڑھاپے میں عقیقہ کرنے کا حکم دینا اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ذمہ داری انسان کے کندھوں پر ہے اور یہ ذمہ داری اس وقت تک ساقط نہیں ہوتا جب تک یہ کام انجام نہ پائے۔

عقیقہ کے بارے میں مذکورہ دعاؤں میں ایسے نکات ہیں جو غیر مادی امور کے حوالے سے اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ «اللَّهُمَّ عَقِيقَةٌ عنْ فلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ وِقَاءً لِآلِ مُحَمَّدٍ(ص) یعنی: "اے اللہ: یہ اس شخص کا عقیقہ ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کے مقابلہ میں اس کی ہڈی اس کی ہڈی کے مقابلہ میں اور اس کا خون اس کی خون کے مقابلہ میں۔ اے اللہ اس قربانی کو آل محمد (ص) کی حفاظت کا ذریعہ بنا دے۔«إِذَا ذَبَحْتَ فَقُلْ .. الشُّكرَ لِرِزْقِهِ وَ الْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهِ عَلَينَا؛ جب تم ذبح کرو تو کہو کہ اے اللہ میں یہ قربانی اس نعمت کے شکر میں ذبح کر رہا ہوں جو تو نے ہمیں عطا کی ہے اور اس علم اور معرفت کی خاطر جو ہمارے اوپر تیرا فضل ہے۔ «لَک سُفِکتِ الدِّمَاءُ لَا شَرِيک لَک وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ اللَّهُمَّ اخْسَأِ الشَّيطَانَ الرَّجِيم؛ اے معبود تیرے لیے خون بہایا جاتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور تمام تعریفیں آپ کی ذات کے ساتھ مختص ہے۔ اے معبود شیطان کو ذلیل کر دے"۔[21]

ان دعاؤں میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں وہ یہ ہیں کہ یہ قربانی بچے کی صحت اور سلامتی کے مقابلہ میں ایک فدیہ ہے اور دوسرا نکتہ یہ کہ یہ قربانی بچے کی طرف سے ہے اور اس کی نیت کے مطابق ذبح کی گئی ہے اور اس کی نیت

قرب خداوند کو حاصل کرنا ہے۔ ایک اور نکتہ یہ ہے کہ عقیقہ کی اس دعا میں خدا سے یہ تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کو ذلیل کر دے۔ درحقیقت عقیقہ اس نیت سے کیا جاتا ہے کہ بچے کی جسمانی اور روحانی سلامتی کے حصول کے ساتھ ساتھ قرب خداوندی اور شیطان اس سے دور ہو۔

عقیقہ کرنے کی حکمت

اس حکم میں بھی دیگر احکام کی طرح حکمت پوشیدہ ہیں۔ ہم ان میں سے دو حکمتوں کا ذکر احادیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔

۱۔اولاد کی صحت وسلامتی

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب تم عقیقہ کرو تو کہو: اے اللہ: یہ اس شخص کا عقیقہ ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کے مقابلہ میں اس کی ہڈی اس کی ہڈی کے مقابلہ میں اور اس کا خون اس کی خون کے مقابلہ میں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر بیٹا (بچہ) اپنے عقیقہ پر منحصر ہے، جو اس کے لیے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے"۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: «کلُ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِالْعَقِيقَةِ؛»[22] ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے۔

۲۔ مسلمانوں کو کھانا کھلانا

بعض روایات کے مطابق عقیقہ کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے کھانے کا دستر خوان بچھایا جائے۔ البتہ یہ بات واضح ہے کہ یہ اچھا سلوک بچے کے مستقبل پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور اس عمل میں خدا کا ایک قسم کا شکر بھی مضمر ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "تولد کے ساتویں دن بچے کا عقیقہ کرو... عقیقہ کو اس کی ہڈیوں کو توڑے بغیر ٹکڑے ٹکڑے کر دو، اور کھانا پکانے کے بعد مسلمانوں کے ایک گروہ کو (تیار شدہ کھانا کھانے کی) دعوت دو۔"[23] عقیقہ کے گوشت کا ایک چوتھائی دائی کو دے اور اگر دائی نہ ہو تو بچے کی ماں جس کو چاہے دے اور دس مسلمانوں کو کھانے پر بلائے اور اگر زیادہ ہو تو زیادہ بہتر!"[24] عبداللہ بن بکیر کہتے ہیں: ہم امام صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے چچا کی طرف سے ایک قاصد آیا اور کہا: آپ کے چچا نے پوچھا ہے: ہم نے اپنے بیٹے کا عقیقہ کرنا تھا لیکن ہمیں کوئی حیوان نہیں ملا۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ کیا ہم یہ رقم صدقہ کر دیں؟ امام نے فرمایا: نہیں؛ خدا کو بچے کی پیدائش کے لیے خون بہانا اور دوسروں کو کھانے کی دعوت دینا پسند ہے"[25]

عقیقہ کے آداب اور شرائط

عقیقہ کرنے والے جانور اور بچے کی جنسیت کا ایک ہونا ضروری ہے یعنی اگر بچہ لڑکا ہو تو عقیقہ کسی نر جانور کا ہو اور

اگر بچہ لڑکی ہو تو عقیقہ کسی مادہ جانور کا ہو اس بارے میں مختلف روایات موجود ہیں۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے: اگر بچہ لڑکا ہو تو اس کے لئے کسی نر جانور کا عقیقہ کرو اور اگر بچہ لڑکی ہو تو اس کے لیے مادہ جانور سے عقیقہ کرو۔[26] البتہ ایک اور روایت میں امام صادق علیہ السلام سے لڑکی اور لڑکے کے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "لڑکی اور لڑکے کا عقیقہ ایک جیسا ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔[27] روایات کے مطابق فقہا بھی اس مسئلہ میں یکساں رائے نہیں رکھتے ہیں۔ اس لیے بعض فقہاء نے کہا ہے: لڑکے کے لیے نر بھیڑ اور لڑکی کے لیے مادہ بھیڑ ذبح کی جائے[28] اور عقیقہ بھی صرف بھیڑ کا ہو۔ البتہ بعض دوسرے فقہاء کے مطابق: بہتر یہ ہے کہ عقیقہ پہلے بھیڑ پھر اونٹ اور پھر کسی بھی ایسی جانور کی ہو جس کی قربانی کی جا سکتی ہو۔[29] بعض فقہاء کے مطابق مستحب ہے کہ لڑکے کا عقیقہ نر جانور اور لڑکی کا عقیقہ کسی مادہ جانور کے ذریعہ کیا جائے لیکن اگر جانور فرزند کے جنس کے مطابق نہ بھی ہو تب بھی کافی ہے۔[30]

فقہاء کی مختلف روایات اور اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کا عقیقہ کرنا ہو تو بہتر بھیڑ ہے لیکن اگر دوسرے جانور جیسے گائے یا اونٹ وغیرہ سے عقیقہ کرنا چاہیے تو یہ بھی کافی ہے۔ نیز فرزند اور عقیقہ کے جانور کے درمیان جنسیت اگر یکساں ہو تو یہ بہت ہی افضل ہے لیکن اگر جنسیت کے اعتبار سے ان میں فرق ہو تب بھی کوئی حرج نہیں اور یہ کافی ہے۔

بعض فقہاء[31] کے مطابق جس جانور کا عقیقہ کیا جائے اس میں قربانی کی شرائط ہونی چاہئیں۔[32] یعنی عیب دار اور کمزور نہ ہو، اس کی عمر[33] کی بھی رعایت کی جائے، لیکن اگر قربانی کی یہ شرائط موجود نہ ہو تب بھی کافی ہے۔ جیسا کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "بے شک عقیقہ، ایک گوسفند کی گوشت ہے (یعنی مقصد گوشت ہے) عقیقہ کے لیے کوئی بھی گوسفند ذبح کیا جائے کافی ہے، لیکن جتنی موٹی ہو، اتنا ہی بہتر ہے"۔[34]

ضروری ہے کہ عقیقہ کا جانور اگر اونٹ ہے تو پانچ سال کا یا چھٹے سال میں یا اس سے زیادہ عمر کا ہو، اگر بکری ہے تو ایک سال کی یا دوسرے سال میں یا اس سے زیادہ عمر کی ہو اور اگر بھیڑ ہے تو کم از کم چھ یا سات ماہ کی ہونی چاہیے اور سات ماہ پورے ہو چکے ہوں تو زیادہ بہتر ہے نیز جانور خصی نہیں ہونا چاہیے اور سینگ ٹوٹا، کان کٹا، لاغر، اندھا اور لولا لنگڑا بھی نہیں ہونا چاہیے اور اگر لنگڑا ہو تو ایسا نہ ہو کہ چل پھر نہ سکے۔

عقیقہ کی دعا

روایت کے مطابق عقیقہ کرتے وقت اس دعا کو پڑھنا چاہیے: «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَللّٰهُمَّ عَقِيقَةٌ عَنْ فُلانٍ، لَحْمُها بِلَحْمِهِ وَدَمُها بِدَمِهِ،وَعَظْمُها بِعَظْمِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْها وِقاءً لآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلام» خدا کے نام سے، اے معبود یہ عقیقہ فلاں کی طرف سے ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کا اس کا خون اس کے خون کا اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کا بدلہ ہے اے معبود تو اسے آل محمد کے لئے حفاظت کا ذریعہ بنا ان پر اور ان کی

آل پر درود و سلام ہو۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم عقیقہ کرنا چاہو تو اس دعا کو پڑھو: «يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ O إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ O (6: 79:78) إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ O لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ O (6: 163:162) اللَّهُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ بِسْمِ اللهِ وَ اللهُ أَکْبَرُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ»[35]
اے میری قوم میں بری ہوں اس سے جسے تم خدا کا شریک بناتے ہو میں نے اپنا رخ اس کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں نرا کھرا مسلمان ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں یقیناً میری نماز میری عبادت میری زندگی میری موت اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں یہی حکم مجھے دیا گیا ہے اور میں سر جھکانے والوں میں سے ہوں اے خدا تیرے لئے اور تجھ سے ہے خدا کے نام خدا کے ساتھ اور اللہ بزرگ تر ہے اے معبود رحمت نازل فرما محمد و آل (ع) محمد پر اور فلاں ابن فلاں سے قبول فرما۔

عقیقہ کے بعد کی دعا

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عقیقہ کے جانور کو ذبح کیا جائے تو اس کے بعد اس دعا کو پڑھو: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيکَ لَهُ اللَّهُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ فلاں فلاں کا بیٹا"۔[36]

امام باقر علیہ السلام سے بھی روایت ہے کہ عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت اس دعا کو پڑھنا چاہیے: «بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ الْحَمْدُ للهِ وَ اللهُ أَکْبَرُ إِيمَاناً بِاللهِ وَ ثَنَاءً عَلَى رَسُولِ اللهِ وَ الْعِصْمَةَ لِأَمْرِهِ وَ الشُّکْرَ لِرِزْقِهِ وَ الْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهِ عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنْ کَانَ ذَکَراً فَقُلِ- اللَّهُمَّ إِنَّکَ وَهَبْتَ لَنَا ذَکَراً وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا وَهَبْتَ وَ مِنْکَ مَا أَعْطَيْتَ وَ کُلُّ مَا صَنَعْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا عَلَى سُنَّتِکَ وَ سُنَّةِ نَبِيِّکَ وَ رَسُولِکَ وَ اخْسَأْ عَنَّا الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ لَکَ سُفِکَتِ الدِّمَاءُ لَا شَرِيکَ لَکَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»۔[37]

عقیقہ کے گوشت کو تقسیم کرنے کا طریقہ

مستحب ہے کہ عقیقہ کرنے کے بعد اس کی ہڈیوں کو نہ توڑا جائے بلکہ ہڈیوں کو ہر جوڑ سے الگ کر دیا جائے۔[38] لیکن عقیقہ کی ہڈیوں کو دفن کرنا مستحب نہیں ہے۔[39] دائی کو گوسفند کا ایک ران[40] یا ایک تہائی[41] یا ایک چوتھائی[42] دینا مستحب ہے۔ اگر دائی بچے کی دادی ہو یا اگر وہ اس کے زیر کفالت افراد میں سے ہو تو اس صورت میں دائی کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا۔[43] اگر فرزند کسی دائی کے بغیر متولد ہوا ہو تو عقیقہ کا گوشت اس کی ماں کو

دیا جاتا ہے اور وہ اپنی مرضی سے جسے چاہے دے سکتی ہے۔[44] اور بقیہ گوشت کو ضرورت مند مومنین کے درمیان تقسیم کریں، لیکن بہتر یہ ہے کہ باقی گوشت کو پانی اور نمک کے ساتھ پکائیں اور وہ اس کا گوشت کم از کم دس مومنین کو کھلائیں، اور افراد جتنے زیادہ ہوں گے، اتنی ہی زیادہ فضیلت ہوگی۔[45]

والدین اور وہ لوگ جن کے اخراجات بچے کا باپ اٹھاتا ہے عقیقہ کا گوشت نہ کھائیں، اسی طرح بہتر ہے کہ اس گوشت کے ساتھ بنا ہوا کھانا بھی نہ کھائیں۔ ماں کے لئے عقیقہ کا گوشت کھانا زیادہ مکروہ ہے لیکن اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ماں اپنے غریب پڑوسی کو عقیقہ کا گوشت دے۔[46] بچے کی پیدائش کے ساتویں دن بچے کا بال منڈوانا اور اس کے بال کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ دینا اور عقیقہ ایک ساتھ انجام دینا چاہیے[47] لیکن مستحب یہ ہے کہ پہلے بچے کا سر منڈوایا جائے اور پھر عقیقہ کرنا چاہیے۔[48]

عقیقہ کا مختصر فقہی حکم

۱۔ بیٹے یا بیٹی کے لئے عقیقہ کرنا مستحب ہے۔

۲۔ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا مستحب ہے۔

۳۔ اگر والدین بچے کا عقیقہ نہ کریں تو اس کی استحباب ختم نہیں ہوگی لہذا بچہ بلوغت کے بعد اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔

۴۔ میت کی طرف سے عقیقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔ عقیقہ اونٹ یا گائے یا بھیڑ یا بکری کا ہونا ضروری ہے۔

۶۔ عیدالاضحیٰ کی مستحب قربانی عقیقہ کے لئے کافی ہے۔

۷۔ عقیقہ کے جانور کا صحت مند اور موٹا ہونا مستحب ہے۔

۸۔ عقیقہ کا گوشت ہڈیوں کو توڑے بغیر جدا کرنا بہتر ہے۔

۹۔ عقیقہ کا چوتھائی حصہ دائی کو دینا مستحب ہے اور اس میں جانور کی ران اور ٹانگ بھی شامل ہو۔

۱۰۔ عقیقہ کو کچے اور پکے دونوں طریقوں سے تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۱۔ پکا ہوا عقیقہ متعدد مومنین کو کھلانا مستحب ہے اور اگر دس یا اس سے زیادہ لوگ ہوں تو اسے کھائیں اور بچے کے لیے دعا کریں۔

۱۲۔ باپ اور جو شخص اس کی روٹی کھاتا ہے (خاص طور پر ماں) کا عقیقہ کا گوشت کھانا کرنا مکروہ ہے۔

۱۳۔ ہر عقیقہ صرف ایک شخص کے لئے شمار ہوگا۔

۱۴۔ عقیقہ کے بدلے عقیقہ کا صدقہ دینا کافی نہیں ہے۔

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل سے مراد

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل ایک عقلی کاوش ہے جو قرآن و سنت، استدلال اور تجربے سے حاصل کردہ حقائق پر مبنی ہے تاکہ احکام کے اسباب، اسرار اور حکمتوں کی چھان بین کے ساتھ ساتھ تربیتی پہلو سے احکام فقہی پر عملی پابندی کے اثرات و نتائج کو پیش کر سکے۔[49]

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کے لیے ضروری اقدامات

فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے لیے کچھ اقدامات ضروری ہیں جنہیں ہم یہاں اختصار کے ساتھ پیش کریں گے۔

۱۔ موضوع سے متعلق حکم یا احکام کے مجموعہ کو معین کرنا

پہلے مرحلے میں کسی بھی موضوع کے حکم یا احکام کے مجموعے کو خواہ وہ تربیتی ہو یا غیر تربیتی معین کیا جاتا ہے۔ کبھی موضوع بہت ہی جزئی اور اس کا ایک ہی حکم ہوتا ہے جیسے غیر ممیّز بچے کے ذبح کا جائز ہونا، لیکن کبھی موضوع کلی اور اس کے مختلف زاویے اور پہلو ہوتے ہیں جس کی بنا پر ہر ایک کا جدا جدا حکم ہے۔ مثال کے طور پر عقیقہ کے استحباب کا حکم لیکن اس کے ساتھ ساتھ اور بھی اس کے مختلف جزئی احکام ہیں جیسے عقیقہ کا وقت، عقیقہ کے اقسام، عقیقہ کرنے کا طریقہ وغیرہ۔ لہٰذا جہاں موضوع کے مختلف جہات ہو وہاں اس موضوع سے مربوط جتنے بھی احکام ہیں ان سب کا معین ہونا ضروری ہے۔

۲۔ فقہاء کے استدلال اور فقہی منابع کی طرف مراجعہ کرنا

دوسرے مرحلے میں محقق فقہی منابع اور فقہاء کے استدلال کے طریقہ کار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی فقہاء نے فقہی احکام استنباط کرنے کے لیے کونسی عقلی، قرآنی اور روایتی دستاویزات سے استفادہ کیا ہے؟ یقینا ایک محقق فقہاء کی طرف سے بیان شدہ تجربات اور معلومات کو تربیتی تجزیہ و تحلیل اور تربیتی نکات بیان کرنے کے لئے استعمال کرے گا۔

۳۔ آیات اور احادیث کی طرف مراجعہ کرنا

تیسرے مرحلے میں محقق کو موضوع سے متعلق آیات اور احادیث کی طرف مراجعہ کرنا چاہیے۔ بعض اوقات فقہاء اپنی استنباط میں آیات و روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں لیکن پھر بھی خود محقق کو ان آیات و روایات کی طرف رجوع کرنا چاہیے کیونکہ یہ زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ فقیہ اور محقق کا نقطہ نظر اہداف کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ محقق کو ہر حال میں اس موضوع سے متعلق آیات و احادیث کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اپنے اہداف کے مطابق ان سے استفادہ کرنا چاہیے۔

۴۔ موضوع سے متعلق تربیتی علوم اور نفسیاتی علوم کی طرف مراجعہ کرنا

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کے لئے ایک اور قدم تربیتی علوم اور نفسیاتی علوم کے نتائج کی طرف مراجعہ کرنا ہے مخصوصا جب احکام کا موضوع ایک خاص تربیتی موضوع ہو۔ آج کل نفسیاتی علوم اور تربیتی علوم، مختلف تربیتی موضوعات کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتے ہیں جن کا علم محقق کو احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل میں مدد کرتا ہے۔

۵۔ خود محقق کا غور و فکر کرنا

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کرنے کے لئے محقق کو فقہ اور علوم تربیتی دونوں میں ماہر ہونا چاہیے تاکہ وہ اچھے طریقہ سے فکر کرنے کے بعد کچھ تربیتی نکات استنباط کر سکے۔ یقیناً ایک ماہر شخص ہی ذہنی اور عقلی کوشش کے ساتھ اس موضوع کے بارے میں سوچ سکتا ہے اور اپنی تجربات اور مہارت کی بنیاد پر اس موضوع کے بارے میں کچھ تجاویز پیش کر سکتا ہے۔

۶۔ تربیتی نکات استنباط کرنا

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کا سب سے اہم مرحلہ حکم اور اس کے موضوع سے مربوط تربیتی نکات کا استنباط ہے۔ یہ مرحلہ حقیقت میں پچھلے مراحل پر مبنی ہے۔ محقق پچھلے مراحل سے حاصل کردہ معلومات کی مدد سے تربیتی نکات کا استنباط کرتا ہے اور اس کے مطابق ہی بعض موارد میں تربیتی دستور العمل فراہم کرتا ہے۔

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کے آثار اور فوائد

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل فقہ تربیتی اور تربیت فقہی کے میدان میں اہم اثرات اور فوائد کا حامل ہے۔ ان میں سے بعض کی طرف ہم یہاں اشارہ کرتے ہیں:

۱۔ شرعی حکم کے استنباط میں مدد

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ تحلیل تربیتی، فقہی احکام کے اسباب، اسرار، اثرات اور نتائج کی تحقیق سے متعلق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ احکام شرعی کے استنباط میں اہم کام فقہی احکام کے اسباب، اسرار، اثرات اور مصالح و مفاسد کو کشف کرنا ہے۔ مشہور شیعہ مبنا کے مطابق شرعی احکام مصالح اور مفاسد کے تابع ہیں اور اسی کے مطابق ہی احکام، واجب، حرام، مستحب، مباح اور کراہت سے متصف ہوتے ہیں۔ لہٰذا فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل، مصالح و مفاسد نیز فقہی موضوعات کے مثبت اور منفی پیغامات کو کشف کرنے میں فقہ کی مدد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر بچے کی سرپرستی خواہ لڑکا ہو یا لڑکی دو سال کے بعد کس شخص کی ذمہ داری ہے؟ اس مسئلہ میں فقہاء کے

درمیان اختلاف ہے۔ اب اگر تربیتی تجزیے کی مدد سے (خواہ آیات اور روایات کی مدد سے یا عقل اور علوم تربیتی کے ذریعہ اس حکم کی حکمت کچھ اس طرح سے کشف ہو جائے کہ ماں، بیٹی اور باپ، بیٹے کی سرپرستی اور پرورش کے لئے زیادہ موزوں ہے اور اسی میں ہی الزامی مصلحت موجود ہے اس وقت فقہاء اسی الزامی مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیٹی کے لیے ماں اور بیٹے کے لیے باپ کی سرپرستی کے وجوب کا فتویٰ دے سکتے ہیں۔

۲۔ فقہی ثانوی عناوین کی شناخت میں مدد

فقہ میں ایک جہت سے دو قسم کے احکام موجود ہیں: پہلا حکم اولی اور دوسرا حکم ثانوی۔ حکم ثانوی سے مراد وہ حکم ہے کہ جب موضوع پر کوئی دوسرا عنوان عارض ہو جائے جیسا کہ روزہ حکم اولی کی بناپر تمام افراد پر واجب ہیں لیکن اگر کوئی طویل مدت کے لئے بیمار ہو جائے اور روزہ نہ رکھ سکے تو پھر اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔
تربیتی تجزیہ و تحلیل کے نتائج میں سے ایک فقہی موضوعات پر ثانوی عناوین کے عارض ہونے کی تشخیص ہے خاص طور پر تربیتی موضوعات میں اس کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے کیونکہ تربیتی تجزیہ و تحلیل کے ذریعہ بعض موارد میں عناوین ثانویہ کی تشخیص ہو جاتی ہے۔ اس معنی میں کہ ایک فقہی حکم کا جو تجزیہ پیش کیا جاتا ہے اس کے کچھ خاص حکمت اور اسرار موجود ہوتے ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعض موارد میں سماجی، تعلیمی یا اخلاقی مضر اثرات موجود ہوں اور کوئی ثانوی عنوان عارض ہو اور حکم تبدیل ہو جائے۔[50] جیسا کہ بچے کی پرورش اور اس کی دیکھ بھال کی اصل ذمہ داری باپ کی ہے لیکن کسی بھی طریقہ سے باپ کے اندر اس کی پرورش اور دیکھ بھال کے شرائط موجود نہ ہو مثلاً باپ فاسد اور بد کردار ہو تو اس صورت میں اس کی سرپرستی سے بچے کے لیے ناقابل تلافی منفی تربیتی نتائج ہیں یا باپ کسی ایسی ذہنی بیماری میں مبتلا ہو جائے جس کی وجہ سے وہ بچے کی سرپرستی سے قاصر ہو تو حکم ثانوی کی بناپر اس سے ولایت کا حق سلب ہو جاتا ہے اور بچے کی سرپرستی کی ذمہ داری کسی اور کے سپرد کی جاتی ہے۔

۳۔ فقہی تربیت میں مدد

فقہی تربیت کا تعلق اس بات سے ہے کہ لوگ کس طرح شرعی احکام پر پابندی کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔ اسی بنا پر مسلمان اپنے گفتار، رفتار اور اعمال میں تمام شرعی احکام کو اہمیت دیتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے اور شریعت کے برخلاف کوئی کام انجام نہیں دیتا۔ فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل، تعلیم و تربیت کے ذمہ دار افراد اور اساتذہ کرام کے لیے مدد کرتا ہے تاکہ متربیان شرعی احکام کے اسباب، اسرار، اثرات اور نتائج سے واقف ہوں اور وہ یہ محسوس کریں کہ شرعی احکام کی پیروی ان کے لیے مثبت نتائج کا باعث بنتی ہے اور انھیں بعض ممکنہ منفی نتائج سے محفوظ رکھتی ہے۔ جب انہیں اس چیز کا علم ہو جائے تو یہی چیز انہیں شرعی احکام پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کو اپنے عمل کے فائدہ کا علم ہو وہ عام طور پر زیادہ دلچسپی کے ساتھ

عمل کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اس کے عمل کو بے نتیجہ قرار دینے والے تمام وسوسہ انگیز خیالات بھی اسے شرعی احکام پر عمل کرنے سے نہیں روک سکتا۔[51] فخر ازی کے مطابق فلسفہ احکام کی شناخت بہت زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ انسانی نفوس عقلی اور علمی ملاک کے مطابق احکام کو قبول کرنے کی زیادہ خواہش رکھتی ہے اور اس کے برعکس تعبدی احکام کو قبول کرنے کی طرف زیادہ رجحان نہیں رکھتا ہے۔[52]

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل اور فقہی احکام کے تربیتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے سے زندگی میں فقہ کا مقام بالخصوص تعلیم و تربیت کے میدان میں زیادہ واضح ہو جاتا ہے اور فقہی احکام کی نسبت انسان کے افکار زیادہ مثبت ہو جاتا ہے جس کی نتیجے میں فقہ میں دلچسپی زیادہ اور احکام کی عملی پابندی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور آخر کار فقہی تربیت پر توجہ مزید زیادہ ہو جاتی ہے۔

فقہی حکم عقیقہ کا تربیتی تجزیہ و تحلیل

ا۔ فرزند کے لیے عقیقہ کرنا، والدین کے لیے اس کے اخراجات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے، فرزند کی دینی تربیت کے لیے ان کی اہمیت کی علامت ہے۔

۲۔ بچے کا عقیقہ کرنا گویا اس کی شخصیت کا احترام کرنا ہے اور گویا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بچہ والدین کے لیے کتنا عزیز اور قیمتی ہے۔ اور یہ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے اور اسے یہ بات معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کے والدین نے معاشی مسائل کے باوجود اس کی سلامتی کی خاطر اتنا خرچہ کیا ہے تو اسے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے کس قدر ارزشمند ہیں۔ اور اس بات اس کے دو اثرات ہو سکتے ہیں: پہلا یہ کہ اس کے اور والدین کے درمیان احترام کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اسے یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ والدین کے لئے کس قدر قابل ارزش ہیں جس کے نتیجہ میں اس کے اندر خود اعتمادی کو تقویت مل جاتی ہے۔

۳۔ عقیقہ کی تقریب میں لوگوں کی شرکت اور ان کا مہمان ہونا حاضرین کے لیے بچے اور اس کی پیدائش کے بارے میں ایک خوشگوار یاد پیدا کرتا ہے، اور اس کی وجہ سے وہ مستقبل میں بچے کے ساتھ بہتر انداز میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ یعنی اس تقریب کی وجہ سے مہمانوں کے اندر اس بچے کے ساتھ خاص رجحان اور دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اور نتیجتاً جب بھی وہ اسے دیکھیں گے تو فطری طور پر اس کے ساتھ حسن سلوک کریں گے اور دوسروں کے مقابلہ میں اس کے ساتھ زیادہ محبت کریں گے۔ جس کے نتیجے میں بچے کے اندر خود اعتمادی کو تقویت مل جاتی ہے جس کی بنا پر زندگی میں وہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

۴۔ عقیقہ کی محفل میں نیک لوگوں کی موجودگی اور بچے کے لیے ان کی دعا اس کی کامیابی اور نجات کی بنیاد فراہم کرے گی۔

۵۔ عقیقہ بچے کی زندگی کے لیے ایک قسم کا فدیہ ہے اور یہ اس کی صحت و سلامتی کا سبب بنتا ہے۔ اسی لیے گوسفند کو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھتے ہیں: (اللہم عظمہا بعظمہ و دمہا بدمہ و شعرہا بشعرہ ...)

۶۔ عقیقہ والدین اور بچے کو خدا کے قریب لاتا ہے، اور یہ والدین کے بارے میں واضح ہے کیونکہ وہ خدا کی رضا کے لیے عقیقہ کرتے ہیں۔ عقیقہ کے دوران جو دعا پڑھی جاتی ہے اس میں یہ موجود ہیں :(لک سفکت الدماء لا شریک لک و الحمد للہ رب العالمین) اے اللہ میں نے یہ خون تیرے لیے انجام دیا ہے۔ بچے کے لئے بھی قربت خداوندی واضح ہے کیونکہ یہ قربانی اس کے لئے انجام دے رہا ہے۔ جیسا کہ عقیقہ کی دعا میں یہ موجود ہیں : (اللہم صل علی محمد و آل محمد و تقبل من فلان بن فلان) اے اللہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور اس قربانی کو فلاں بن فلان کے لئے قبول کر۔

۷۔ عقیقہ انسان کے لیے خدا کی نعمتوں کا ایک شکرانہ ہے۔ روایات کے مطابق فرزند خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور یہ عقیقہ اس کی ولادت کا شکرانہ ہے: (عن ابی جعفر ع : قال اذا ذبحت فقل بسم اللہ و با اللہ و الحمد للہ و اللہ اکبر ایمانا باللہ و ثناء علی رسول اللہ و العصمہ لامرہ و الشکر لرزقہ)

۸۔ عقیقہ شیطان کو والدین اور اولاد سے دور رکھنے اور اس کے منفی اثرات سے بچانے کا سبب بنتا ہے۔ (لک سفکت الدما لا شریک لک و الحمد للہ رب العالمین اللہم اخسأ الشیطان الرجیم)

۹۔ والدین کے لئے عقیقہ کا گوشت کھانا مکروہ ہے اسی لئے وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ والدین کا یہ عمل گویا اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ اور ایک قسم کی خود سازی ہے اور اس کا معنوی اثر بالواسط خود بچے تک پہنچتا ہے کیونکہ والدین بچوں کے لیے عملی رول ماڈل ہیں اور شائستہ والدین ہی شائستہ بچوں کی پرورش کر سکتے ہیں۔

۱۰۔ عقیقہ کرنا ضرورت مندوں کے لیے ایک طرح کی معاشی امداد ہے اور اس سے معاشرے میں ضرورت مندوں کی عزت نفس بلند ہو جاتی ہے اور معاشرے میں بدعنوانی کم ہو جاتی ہے، اور یہ بالآخر معاشرے کے ماحول کو سالم بنانے میں مدد کرتا ہے۔ سالم ماحول میں ہی صحت مند اور سالم افراد کی تربیت کر سکتا ہے۔

۱۱۔ مومنین کی کسی جماعت کو کسی محفل میں مدعو کرنا اور جشن منانا، [جیسا کہ روایات میں بھی اس کی تاکید کی گئی ہے] مومنین کا ایک دوسرے سے زیادہ مانوس ہونے اور مومنین کے نیٹ ورک کی تشکیل کا سبب بنتا ہے اور ان میں مزید اتحاد اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ ایک سالم اور باایمان معاشرے کی تشکیل کا سبب بنتا ہے۔ باایمان اور سالم معاشرہ ہی اپنے افراد کی تربیت کر سکتا ہے۔

۱۲۔ والدین عاطفی مسائل کی بنا پر تسلی اور حوصلہ افزائی محسوس کرتے ہیں کیونکہ لوگوں نے ان کی خوشیوں میں

شرکت کی ہے اور یہ ان میں مزید خوشی اور مسرت فراہم کرنے کے علاوہ، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے کے لئے ایک تعمیری جذباتی جذبہ پیدا کرتا ہے۔

۱۳۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راہ خدا میں قربانی کی یاد دہانی ہے اور تمام والدین کے لئے خداوند متعال کے احکام کی تعمیل کی راہ میں ایک درس ہے۔

****

References

---

1. Zain al-Din bin Ali (Shaheed Saani), Amili, *Masalik al-Afham*, Vol. 8 (Beirut, Mohsah Al-Alami Lilmatbohaat, 4141 AH), 424.

زین الدین بن علی (شہید ثانی)، عاملی، *مسالک الافہام*، ج8 (بیروت، مؤسسہ الاعلمی للمطبوعات، 4141ق)، 424۔

2. Allama Hilli, Tazkara-al Foqaha, Vol.4, (…), 335.

حلی، حسن بن یوسف، *تذکرۃ الفقہاء*، ج4 (قم، موسسۃ آل البیت، علیہم السلام باحیاء التراث، الطبعہ الاولی، 1414ق)، 335۔

3. Muhammad Hassan, Najafi, *Jawaharlal Kalam fi Sharh Shariah al-Islam*, Vol. 31, Chaap. II (Tehran, Kitabfuroshi Islamiya, 1366 SH), 291.

محمد حسن، نجفی، *جواہر الکلام فی شرح شرایع الاسلام*، ج31، چاپ دوم (تہران، کتابفروشی اسلامیہ، 1366)، 291۔

4. Muhammad Mehdi, Naraqi, *Jami al-Saadat*, Vol. 1 (Qum, Intasharat Ismailiyan, 1428 AH), 271-272.

محمد مہدی، نراقی، *جامع السعادت*، ج1 (قم، انتشارات اسماعیلیان، 1428ق)، 271-272۔

5. Fakhir al-Din, Tareehi, *Majma Al-Bahreen*, Vol. 5 (Tehran, Kitab-Forushi Murtazawi, 1375 SH), 215.

فخر الدین، طریحی، *مجمع البحرین*، ج5 (تہران، کتابفروشی مرتضوی، 1375ش)، 215۔

6. Tusi, *al-Mabusut fi Fiqh al-Imamia*, Mohaqaq, Masahih, Syed Muhammad Taqi, Kashfi, Vol. 1, Chaap III (Tehran, Al-Muktaba al-Martazwiyyah Ilahya al-Asaar Jafriat, 1387 AH), 394.

طوسی، *المبسوط فی فقہ الامامیۃ*، محقق، مصحح، سید محمد تقی، کشفی، ج1 چاپ سوم (تہران، المکتبۃ المرتضویۃ باحیاء الآثار الجعفریۃ، 1387ق)، 394۔

7. Ali bin Hussain Mousavi, Sharif Murtaza, *Al-Intisar fi Infradat al-Imamia* (Qum, Dafftar Intasharat-e-Islami, 1415 AH), 406.

علی بن حسین موسوی، شریف مرتضی، *الانتصار فی انفرادات الامامیۃ* (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1415ق)، 406۔

8. Ruhollah, Khomeini, *Tahrir al-Wasila*, Vol. 4 & 2 (Qum, Mowsa Matboati Ismailian, 1390 SH.), 448.

روح اللہ، خمینی، *تحریر الوسیلہ*، ج 1 و2 (قم، مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، 1390)، 448۔

9. Jama man al-Muhaqiqin, *Mas'ssehat Ahkam al-Atfaal wa Adaltaha* (Qum, Makaz Fiqhe Iamamah Athar (A.S), 1435 AH), 406.

جمع من المحققین، *موسوعۃ احکام الأطفال وادلتہا* (قم، مرکز فقہی ائمہ اطہار علیہم السلام، 1435ق)، 406۔

10. Ilm al-Hadah, Al-Sharif al-Murtaza, *Al-Intasar fi Infaradat al-Imamiyah*, (Qum, Mas'sseh al-Nashar al-Islami, 1415 AH), 406.

علم الہدی، الشریف المرتضی، *الانتصار فی انفرادات الامامیۃ*، (قم، مؤسسہ النشر الاسلامی، 1415ق)، 406۔

11. Muhammad bin Hasan, Har Aamili, Tafseel *Wasahil al-Shiat Ila Tahsil Masail al-Shari'at*,Chap. 38 (Qum, Mowsa Al-Al-Bayat (a.s.), 1409 AH) 413, Hadith: # 5.

محمد بن حسن، حر عاملی، *تفصیل وسائل الشیعۃ الی تحصیل مسائل الشریعۃ*، باب 38 (قم، مؤسسۃ آل البیت (ع)، 1409ق) 413، رقم الحدیث: 5۔

12. Ibid.

ایضاً۔

13. Ibid, 413, Hadith: # 2.

ایضاً، 413، رقم الحدیث: 2۔

14. Ibid, 412, Hadith: # 1.

ایضاً، 412، رقم الحدیث: 1۔

15. Hasan bin Yusuf bin Mutahar, Hali, *Al-Shia'a Fi Ahkam al-Sharia*, Vol. 7, Chap. II, (Qum, Dafftar Intasharat-e-Islami, 1413 AH.), 303; Muhammad bin Mansoor bin Ahmad, Ibn Idrees, Hali, *al-Sarrayr al-Hawi al- Tahrir al-Fatawi*, Vol. 2, Chaap. II (Qum, Dafftar Intasharat-e-Islami, 1410 AH), 646; Sheikh Tusi, *al-Khilaf*, Mohaqaq, Masahih, Ali Khorasani, Syed Jawad Shahrasatani, Mehdi Taha Najaf, Mujtaba al-Iraqi, Vol.6 (Qum, Dafftar Intasharat-e-Islami, 1407 AH), 67; Yahya bin Saeed, Hali, Mukhtalif al-Shiat fi *Ahkam* llal-Shari'a (Qum, Dafftar Intasharat-e-Islami, 1405 AH), 458; Syed Sadiq, Hussaini Ruhani Qummi, *Fiqh al-Sadiq (A.S.)*, Vol. 22 (Qum, Darul Kitab, Madrasah Imam Sadiq (A.S.), 1412 AH), 287.

حسن بن یوسف بن مطہر، حلّی، *مختلف الشیعۃ فی اِحکام الشریعۃ*، ج7، چاپ دوم (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1413 ق)، 303؛ محمد بن منصور بن احمد، ابن ادریس، حلّی، *السرائر الحاوی لتحریر الفتاوی*، ج2، چاپ دوم (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1410 ق)، 646؛ شیخ طوسی، *الخلاف*، محقق، مصحح، علی خراسانی، سید جواد شہرستانی، مہدی طہ نجف، مجتبی عراقی، ج6 (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1407ق)، 67؛ یحیٰی بن سعید، حلّی، *الجامع للشرائع* (قم، مؤسسۃ سید الشہداء العلمیۃ، 1405)، 458؛ سید صادق، حسینی روحانی قمّی، *فقہ الصادق (ع)*، ج22 (قم، دار الکتاب، مدرسہ امام صادق (ع)، 1412ق)، 287۔

16. Muhammad bin Ali, Saduq, Ayun Akhbar al-Raza (a.s), Vol. 2 (Tehran, Nashar Jahan, 1378 SH), 46.

محمد بن علی، صدوق، *عیون اِخبار الرضا علیہ السلام*، ج2 (تہران، نشر جہان، 1378ق)، 46۔

17. Muhammad bin Yaqoob, Kalini, *Al-Kafi*, Mohaqaq, Muhammad Ali Akbar, Ghafari, Akhundi, Vol. 6, Chaap. IV (Tehran, Dar al-Kitab al-Islamiyah, 1407 AH), 33, Hadith: # 5.

محمد بن یعقوب، کلینی، *الکافی*، محقق، محمد علی اکبر، غفاری، آخوندی، ج6، چاپ چہارم (تہران، دار الکتب الاِسلامیۃ، 1407ق)، 33، رقم الحدیث: 5۔

18. Har Aamili, *Tafseel Wasahil al-Shiat Ila Tahsil Masail al-Shari'at*, Vol. 21, 430.

حر عاملی، *تفصیل وسائل الشیعۃ إلی تحصیل مسائل الشریعۃ*، ج21، 430۔

19. Sadouq, *Man la Yahzrah al-Faqih*, Mohaqaq, Masahih, Ghafari, Ali Akbar, Vol. 3, Chaap II (Qum, Dafftar Intasharat-e-Islami, 1413 AH), 484.

صدوق، *من لایحضرہ الفقیہ*، محقق، مصحح، غفاری، علی اکبر، ج3، چاپ دوم (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1413ق)، 484۔

20. Kulani, *al-Kafi*, Vol. 6, 25.

کلینی، *الکافی*، ج6، 25۔

21. Allama Muhammad Baqir, Al-Majlisi, *Mirya-ul-Aqool fi Sharh Akhbar Aal-ul-Rasoul*, Vol. 21, Chaap. II (Tehran, Dar al-Kitab al-Islamiyah, 1404 AH), 54 & 56.

علامہ محمد باقر، مجلسی، *مرآۃ العقول فی شرح اِخبار آل الرسول*، ج21، چاپ دوم (تہران، دار الکتب الاِسلامیۃ، 1404ق)، 54و56۔

22. Sadouq, *Man la Yahzrah al-Faqih*, 484.

صدوق، *من لایحضرہ الفقیہ*، 484۔

23. Tusi, *Tahzeeb Al-Ahkam* Mohaqaq, Masahih, Mosvi Khursan, Hasan, Vol. 7, Chaap IV (Tehran, Dar al-Kitab al-Islamiya, 1407 AH), 442.

طوسی، تہذیب الأحکام، محقق، مصحح، موسوی خرسان، حسن، ج7، چاپ چہارم (تہران، دار الکتب الاسلامیۃ، 1407ق)، 442۔

24. Sadouq, *Man la Yahzrah al-Faqih*, 486.

صدوق، من لا یحضرہ الفقیہ، 486۔

25. Kulani, *al-Kafi*, Vol. 6, 25.

کلینی، الکافی، ج6، 25۔

26. Muhammad bin Ali, Ibn Babwiyah, *Man la Yahzrah al-Faqih*, Muqaqiq, Masahih, Ali Akbar, Ghaffari, Vol. 3 Chaap. II (Qum, Dafftar Intasharat-e-Islami, 1413 AH), 485.

محمد بن علی، ابن بابویہ، من لا یحضرہ الفقیہ، محقق، مصحح، علی اکبر، غفاری، ج3، چاپ دوم (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1413ق)، 485۔

27. Kulani, *al-Kafi*, Vol. 6, 26.

کلینی، الکافی، ج6، 26۔

28. Muhammad bin Ali bin Hamzah, Tusi, *al-Wasilah Ila Nail al-Fazilah*, Masahih, Muhammad Hason (Qum, Intasharat KutbKhana Ayatullah Murashi Najafi, 1408 AH), 316.

محمد بن علی بن حمزہ، طوسی، الوسیلۃ إلی نیل الفضیلۃ، مصحح، محمد حسون (قم، انتشارات کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، 1408ق)، 316۔

29. Ibid.

ایضاً۔

30. Zain al-Din bin Ali, Aamili, Shaheed Saani, *al-Rowzat al-Bahiyah fi Sharh al-Lama' al-Dumashqiyah*, Vol. 5 (Qum, Kitabfuroshi Dawri, 1410 AH), 448.

زین الدین بن علی، عاملی، شہید ثانی، الروضۃ البہیۃ فی شرح اللمعۃ الدمشقیۃ، ج5 (قم، کتابفروشی داوری، 1410ق)، 448۔

31. Ibid, 447.

ایضاً، 447۔

32. Ruhollah, Khomeini, *Manasaq Hajj* (Mosasa-e Tanzeem wa Nashr-e Imam Khomeni, 1382 SH), 258-259.

روح اللہ، خمینی، مناسک حج (تہران، موسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی (رہ) 1382ش)، 258 - 259۔

33. Ibid, 258.

ایضاً، 258۔

34. Kulani, *al-Kafi*, Vol. 6, 30.

کلینی، الکافی، ج6، 30۔

35. Ibid, 31.

ایضاً، 31 ۔

36. Ibid.

ایضاً۔

37. Ibid.

ایضاً۔

38. Ibid, 29.

ایضاً،29۔

39. Muhammad Fazil, Lankarani, *Jamia al-Masail*, Vol. 2 (Qum, Intasharat-e Amir Qalam, nd.), 389.

محمد، فاضل لنکرانی،جامع المسائل،ج2 (قم،انتشارات امیر قلم)،389۔

40. Kulani, *al-Kafi*, 28, 29.

کلینی، الکافی،28،29۔

41. Ibid, 32.

ایضاً، 32۔

42. Ibid, 27, 29.

ایضاً، 27،29۔

43. Ibid, 32.

ایضاً، 32۔

44. Kulani, *al-Kafi*, 29.

کلینی، الکافی، 29۔

45. Mansoob ba Imam Raza, *Fiqh al-Raza* (Mashhad, Mowsa Al-Al-Bayat, 1406 AH), 239.

منسوب بہ امام رضا،فقہ الرضا (مشہد، مؤسسہ آل البیت،1406ق)،239۔

46. Kulani, *al-Kafi*, 32.

کلینی، الکافی، 32۔

47. Ibid, 33.

ایضاً، 33۔

48. Muhammad bin Hussain, Sawji, Nizam bin Hussain, Bahauddin Amili, *Jamia Abbasi*, wa Takmeel Aan (Qum, Dafftar Intasharat-e-Islami, 1429 AH), 694; Muhammad Taqi, Behjat, *Jamia Al-Masail*, Vol. 4, Chaap. II (Qum., Nasher Dafftar Moazzam Lah, 1426 AH), 98.

محمد بن حسین، ساوجی، نظام بن حسین، بہاء الدین عاملی، *جامع عباسی*، و تکمیل آن، (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1429)، 694؛ محمد تقی، بہجت، *جامع المسائل*، ج 4، چاپ دوم (قم، نشر دفتر معظم لہ، 1426ق)، 98۔

49. Ali Himmat, Banari, Tehleel Tarbati Ahkam Fiqhi Arsa e Nakwida dar Tahleem wa Tarbiat, Research Journal "*Mutaliat Fiqa Tarbeti*", Issue# 7, 1396), 37.

علی ہمت، بناری، *تحلیل تربیتی احکام فقہی عرصہ ای ناکاویدہ در تعلیم و تربیت اسلامی*، مجلّہ *مطالعات فقہ تربیتی*، شمارہ 7، (1396)، 37۔

50. Ali Raza, Arafi, *Fiqh Tarbati* (Qum, Mossah Ashraq wa Irfan, 1391 SH), 322.

علی رضا، اعرافی، *فقہ تربیتی* (قم، موسسہ اشراق و عرفان، 1391)، 322۔

51. Muhammad Bahrami, "Philosopha Ahkam dar Qur'an", Majla Pazhuhish Ha'i Qur'ani, (1374 SH): 70.

محمد بہرامی، "فلسفہ احکام در قرآن"، مجلّہ پژوہش ہای قرآنی، (1374): 70۔

52. Muhammad bin Umar, Fakhr Razi, *Al-Mashul*, Vol. 2 (Beirut, Almaktaba-Alesriya, 1420 AH), 405.

محمد بن عمر، فخر رازی، *المحصول*، ج 2 (بیروت، المکتبہ العصریہ، 1420ق)، 405۔